روزنامہ

الفضل ربوہ

CPL 61

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 14- مارچ 2000ء - 7 ذی الحج 1420 ہجری - 14 امان 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 61

مومن کی فراست

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب التفسیر - سورۃ الحجر)

مومن کو ایسا سادہ نہیں ہونا چاہئے کہ دوسروں سے دھوکہ کھا جائے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے وفاداری کے صلے میں مرتبہ ملا

اس سال جلسہ سالانہ پر اللہ نے چاہا تو جماعت کے احباب کئی خوشخبریاں سنیں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 10 مارچ 2000ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن-10 مارچ 2000ء - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں جماعت احمدیہ پاکستان کو بعض اہم نصائح فرمائیں۔ حضور کا خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور دیگر کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پاکستان کی جماعت کے بعض لوگ اپنی سادگی میں ایسی کارروائیاں کر لیتے ہیں جس کے نتیجہ میں بہت سی تکلیف دہ خبریں آئے دن سننے میں آتی رہتی ہیں۔ مومن کو ایسا سادہ نہیں ہونا چاہئے۔ قرآن تو کہتا ہے کہ یہ لوگ مومنوں کو دھوکہ نہیں دے سکتے اس لئے سادگی میں دھوکہ نہ کھائیں۔ اللہ والوں کو تو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ اپنی سادگی میں ساری جماعت کے لئے تکلیف کا موجب نہ بنیں۔

حضور ایدہ اللہ نے حسد کرنے والوں کے بارہ میں فرمایا سورۂ جمعہ میں یہ پیشگوئی ہے خدا تعالیٰ اپنے فضل کے لئے جس کو چاہے گا چن لے گا تم اس کو روک نہیں سکتے۔ قرآن کریم میں ہے کہ اہل کتاب میں سے بعض ایسے ہیں کہ اگر تم ان کے پاس ڈھیروں ڈھیر مال رکھوا دو تو وہ تم کو ضرور واپس کر دیں گے مگر بعض ایسے بھی ہیں کہ اگر ایک دینار بھی ان کو دو تو وہ واپس نہ کریں گے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ پیش گوئی بھی لفظاً لفظاً پوری ہوئی ہے۔

حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جو دوسرے کے حق میں دست اندازی نہیں کرتا وہ لازم ہے کہ اپنے عہد میں پکا ہو گا جو دنیا کے عہدوں کا پاس نہیں کر سکتے وہ اللہ کے عہد کا بھی پاس نہیں کر سکیں گے۔ حضرت ابراہیمؑ کو اللہ سے وفاداری کے صلے میں ہی مرتبہ ملا۔ وہ آگ میں ڈالے گئے۔ بیوی اور بچے کو ویرانے میں چھوڑ آئے۔ ان کی کوئی نفسانی غرض اس میں نہ تھی۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت مولانا شیر علی صاحب کا ذکر فرمایا کہ ان سے مصافحہ کرنا فرشتوں سے مصافحہ کرنے کے برابر تھا۔ ان سے ہاتھ ملانے کا بہت لطف آتا تھا۔

حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ پاک دل ہو کر زمین پر چلو اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو تم یقین کی راہیں ڈھونڈو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا خدا کا کلام آج تک دنیا کی رہنمائی فرما رہا ہے اور گہرے سائنسی رازوں سے پردے اٹھاتا ہے اس ضمن میں حضور نے GENES کے بارے میں تفصیل سے بیان فرمایا۔ حضور نے دانت کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جینز میں اتنی تفصیل کے ساتھ تمام کارروائیاں درج ہیں کہ انسان حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ ان میں یہ لکھا ہوا ہے کہ دانت ماں کے پیٹ میں نہ اگیں تاکہ بچہ جب دودھ پئے تو ماں کو تکلیف نہ ہو۔ اس کے بعد اگیں اور کب تک اگتے رہیں اور پھر کب واپسی کا عمل بھی شروع ہو جائے۔ حضور نے فرمایا آج کے دور میں کوئی بھی ایسی سائنسی ترقی نہیں جس کا قرآن کریم میں ذکر نہ ہو۔ ہر پہلو قرآن کھول کر بیان کرتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا امید ہے کہ جماعت حضرت مسیح موعود کی زندہ نصیحتوں پر ہمیشہ عمل کرے گی ہم دیکھیں گے کہ ان کی دعاؤں اور تدابیر سے صدیوں کے مردے زندہ ہو جائیں گے۔ اس سال کے جلسہ سالانہ پر انشاء اللہ وہ ایسی کئی خوشخبریاں سنیں گے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

یوم مسیح موعود

○ امراء اضلاع۔ صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ سے گذارش ہے کہ 23۔ مارچ یوم "مسیح موعود" کی مناسبت سے اپنے اپنے حلقوں میں پروگرام منعقد کرکے احباب جماعت کو معلومات بہم پہنچائیں اور اپنی رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

☆☆☆☆☆☆

خطبہ عیدالاضحیہ اور خطبہ جمعہ کے اوقات

(پاکستانی وقت کے مطابق)

مورخہ 17۔ مارچ 2000ء عیدالاضحیہ کے روز عید اور جمعہ کے خطبات لائیو نشر نہیں ہوں گے ریکارڈنگ دکھائی جائے گی اوقات درج ذیل ہیں۔

خطبہ عیدالاضحیہ: ساڑھے چھ بجے شام یہ خطبہ رات سوا ایک بجے اور ہفتہ کی صبح 6 بجے دوبارہ دکھایا جائے گا۔

خطبہ جمعہ: رات آٹھ بجے یہ خطبہ رات 30-2 اور ہفتہ کی صبح 15-7 پر دوبارہ دکھایا جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆

خدام متوجہ ہوں

○ قائدین مجالس اور عہدیداران شعبہ خدمت خلق کی خدمت میں درخواست ہے کہ جیسے گذشتہ عیدالفطر کے موقع پر آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف طریقوں سے اپنے غریب بھائیوں کی مدد کرنے کی توفیق پائی۔ آنے والی عیدالاضحیٰ کو بھی غریبوں کی خدمت سے سجانے کا منظم پروگرام تیار کر لیں اور اس سلسلہ میں اپنی خصوصی مساعی کی رپورٹ جلد از جلد علیحدہ ارسال فرماویں۔ شکریہ

(مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ - پاکستان)

☆☆☆☆☆☆

حج ایک عالمگیر نظام ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کے لئے بنایا

صبر کے ساتھ ساری دنیا کی قوموں کے لئے دعا کریں۔ خدا کرے یہ دنیا ظلم سے پاک ہو جائے

خطبہ عیدالاضحیہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 21 مئی 1994ء بروز ہفتہ بمطابق 21 ہجرت 1373 ہش بمقام اسلام آباد (برطانیہ)

(خطبہ عید کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضور نے سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ حج کی آیات 35، 36 کی تلاوت کی اور فرمایا:۔

یہ آیات سورہ الحج کی آیات 35 اور 36 ہیں جن کی میں نے تلاوت کی ہے۔ ان کا ترجمہ یہ ہے کہ ہر قوم اور ہر ملت کے لئے ہم نے قربانیوں کا ایک طریق مقرر فرما رکھا ہے۔ (۔) تاکہ جو کچھ بھی اللہ نے انہیں رزق عطا فرمایا ہے اس پر وہ اللہ کا نام لیں۔ (۔) ان جانوروں میں سے جو چوپائے ہیں۔ جب ان کو وہ خدا کی خاطر، خدا کے نام پر اس کی اجازت سے قربانی کے لئے پیش کریں یا کھانے کے لئے استعمال کریں تو ان پر اللہ کا نام پڑھا کریں۔ (۔) اور تمہارا خدا ایک ہی خدا ہے۔ (۔) پس اسی کے حضور فرمانبرداری کے ساتھ جھکو۔ (۔) اور وہ لوگ جو عاجزی اختیار کرتے ہوئے خدا کے حضور جھکتے ہیں ان کو خوشخبری دے دو۔ وہ لوگ کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل تھر تھرا اٹھتے ہیں اور وہ جو مصیبت ان کو پہنچتی ہے اس پر صبر کرنے والے ہوتے ہیں اور نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں یعنی اللہ کے نام پر، نیک کاموں پر اس رزق کو خرچ کرتے ہیں۔

پس یہ شرطیں ہیں ان لوگوں کی جو خدائے واحد کے بندے ہیں اور یہ تمام شرطیں ہیں جو انہیں انسانی نقطہ نگاہ سے ایک ہاتھ پر جمع کر کے خدائے واحد سے ان کا تعلق پیدا کرتی ہیں۔ یعنی خدا کے نام پر دلوں کا تھر تھرا جانا، یعنی جھر جھری طاری ہو جائے دلوں پر جب اللہ کا نام سنیں۔ یہ مراد نہیں کہ ہر وقت، ہر مجلس میں جب خدا کا نام آئے تو ایسا واقعہ ہو مگر مراد یہ ہے کہ ان کی زندگیوں میں بعض ایسے لمحے آتے ہیں کہ اللہ کا نام سنتے ہی محبت اور عشق اور اس کے رعب سے جھر جھری طاری ہو جاتی ہے اور دلوں پر گویا ایک قسم کا زلزلہ آ جاتا ہے۔ یہ لوگ ہیں جن کے متعلق فرمایا کہ وہ صبر کرنے والے ہیں۔ ایک یہ صفت ہے جس سے وہ پہچانے جا سکتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے ہیں یعنی عبادت کرتے ہیں۔ نماز سے مراد ضروری نہیں کہ (دینی) نماز ہی یہاں مذکور ہو کیونکہ تمام دنیا کی تمام قوموں کا ذکر چل رہا ہے۔ اور جو کچھ ہم انہیں دیتے ہیں اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہ تین بنیادی صفات ہیں جو انہیں خدائے واحد سے جوڑتی ہیں اور ان صفات کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہوتا ہے اور جہاں تک دنیا کے مذاہب پر نظر ڈالی جائے خواہ وہ کسی قوم، کسی خطہ ارض سے تعلق رکھتے ہوں کسی زمانے کے ہوں، ان سب میں یہ قدر مشترک آپ کو دکھائی دے گی۔ پس حج کے ذکر میں وہ باتیں بیان فرمائی جا رہی ہیں جن کا تمام بنی نوع انسان سے تعلق ہے اور اس پہلی آیت کا جو میں نے تلاوت کی عنوان ہی یہ لگایا ہے (۔) ہم نے ہر قوم کے لئے ایک قربانی کا طریق مقرر فرما رکھا تھا۔

یہ مضمون (۔) تمام بنی نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے اور حج کا مضمون بھی (۔) تمام بنی نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے جہاں خدا کے پہلے گھر کی تعمیر کا ذکر فرمایا جو "بکہ" میں واقعہ ہے تو فرمایا یہ تمام بنی نوع انسان کی خاطر بنایا گیا تھا۔ (۔) وہ پہلا گھر جو ہدایت کے لئے بنی نوع انسان کی خاطر بنایا گیا وہ مکہ میں واقع ہے۔ پس حج دراصل (۔) تمام بنی نوع انسان کے امت واحد بننے کی علامت ہے۔ اور اس پہلو سے حج کا مضمون دنیا کی ہر مذہبی قوم میں پایا جاتا ہے گویا دنیا کی تمام قوموں کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کے لئے آغاز ہی سے تیار کیا جا رہا تھا۔ اگر عیسائیوں میں آپ دیکھیں تو عیسائیوں میں بھی مضمون نہ صرف پایا جاتا ہے بلکہ اس کثرت سے مختلف مواقع کے کئے جاتے ہیں کہ شاید مذہبی تاریخ میں اس سے زیادہ کے مقامات آپ کو کہیں دکھائی نہ دیں گے جتنا عیسائی قوم میں ملتے ہیں خصوصاً رومن کیتھولکس میں مختلف Saints کے نام پر مختلف کی جگہیں بنا رکھی ہیں۔ کہیں وہ لوگ ننگے پاؤں پیدل سفر کر کے جاتے ہیں کہیں بعض اور خاص رسوم ادا کرتے ہوئے جاتے ہیں۔ غرضیکہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں ایسے مقامات عیسائی قوم میں متبرک سمجھے جاتے ہیں جہاں وہ سال میں یا چند سالوں میں ایک دفعہ کرنا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے ہیں۔

یہود کا فلسطین میں واقع یروشلم سے تعلق رکھتا ہے اور سب دنیا جانتی ہے کہ یروشلم کے مقدس مقامات کی زیارت اور وہاں دیوار گریہ سے سر پیٹنا اور مسیح کی آمد کے لئے دعائیں کرنا یہ ان کا ایک قسم کا ہے۔ اور اسی طرح ہیکل سلیمانی ہے اس کی زیارت اور دوسرے مقدس مقامات کے گرد چکر لگانا، یہود میں بھی گویا کی یہ رسمیں پائی جاتی ہیں۔ اور جہاں تک ہندوؤں کا تعلق ہے ہندوستان کی سب سے بڑی قوم ہندو ہے اور مذہبی لحاظ سے ان میں بھی بہت ہے۔ ایسے متبرک مقامات ہیں جہاں باقاعدہ ہر سال ادا کی جاتی ہے چنانچہ اس کو یاترا کہتے ہیں۔ مقدس مقام پر جانا اور کرنا اسے یاترا کہا جاتا ہے۔ اڑسٹھ ایسے مقدس مقامات ہندوستان میں ہیں جہاں یا کسی نہ کسی فرقے کا کا مقام ہے یا تمام ہندو اسے متبرک سمجھتے ہیں اور سب سے زیادہ مقدس بنارس ہے۔ بنارس میں ہر سال تقریباً دس لاکھ ہندو کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ اسی طرح متھرا ہے اور بہت سے مقامات ہیں جن میں کیا جاتا ہے اس کی ساری فہرست تو میں آپ کو پڑھ کر سنا نہیں سکتا لیکن تیرتھ یاترا کے جو دو اہم بنیادی مقامات ہیں ان میں سے بنارس سب سے بڑا ہے اور اس کے بعد جگناتھ پوری ہے اور عجیب بات ہے کہ ہر جگہ کے ساتھ کم و بیش ایک ہی قسم کے مناسک کا تعلق ہے۔ ہر کے ساتھ قربانی کا مضمون لاحق ہے اور جڑا ہوا ہے اسے کے تصور سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

مختلف دنیا میں جو کئے جاتے ہیں ان میں سر منڈانا بھی شامل ہے چنانچہ جب آپ ہندوؤں کی تیرتھ یاترا کو دیکھیں تو بکثرت سر مونڈے جاتے ہیں۔ صرف ایک لٹ نشانی کے طور پر باقی رکھ لی جاتی ہے باقی تمام سر، جس کو وہ خدا سمجھتے ہیں اس کی خاطر، مونڈ لئے جاتے ہیں۔ اور اسی طرح وہ مقدس مقامات کے طواف بھی کرتے ہیں وہاں کئی قسم کے بھجن گاتے ہیں۔ اپنے لباس کو وہ کم سے کم کرتے ہیں۔ بعض صرف ایک چادر میں لپٹے ہوئے کرتے ہیں یعنی تیرتھ یاترا۔ غسل بھی کے ساتھ متعلق ہے۔ بنارس کے پانی کو منبع سے لے کر اس کے آخر تک مقدس سمجھا جاتا ہے اور وہ پانی تبرک کے طور پر اسی طرح وہ لے کر اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں جس طرح مسلمان حج ادا کرنے والے آب زمزم کی بوتلیں بھر کر اپنے

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

گھروں کو واپس آتے ہیں۔ تو یہ ایک عجیب مضمون ہے جس کو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے اور کسی کتاب نے اس کا ذکر نہیں کیا۔ آپ دنیا بھر کے مذاہب کا مطالعہ کر کے دیکھ لیجئے حج کا ذکر تو وہاں ملے گا مختلف رنگوں میں۔ لفظ حج استعمال ہو یا نہ ہو لیکن ایسا عبادت کا مفہوم جس میں ایک مقدس مقام کی زیارت ہو۔ جاتے ہوئے ان میں بہت سے ایسے ہوں جو سر مونڈ چکے ہوں اور یہ بھی ایک اخلاص کی اور سپردگی کی علامت ہے۔ پھر کپڑوں میں سادگی' ایک چادر میں لپٹے ہوئے ہونا' پھر اشنان کرنا اور وہاں سے کوئی مقدس چیز تبرک کے طور پر لے کر واپس لوٹنا' وہاں قربانیاں کرنا یا بنی نوع انسان کی بہبود کے لئے کثرت سے خیرات کرنا اور بنی نوع انسان کی خاطر یا اللہ کی خاطر بنی نوع انسان کی خدمت کرنا۔ یہ تمام وہ مضامین ہیں جن کا حج سے تعلق ہے۔ **پس یہ ایک عالمگیر نظام ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو بالآخر ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کے لئے بنایا۔**

(بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے خانہ کعبہ میں حج کے بارے میں بعض پابندیوں کا ذکر فرمایا۔ بعد ازاں خانہ کعبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔)

"اول بیت وضع للناس" کچھ خدا کے بندے ایسے تھے جنہوں نے وہ گھر تعمیر کیا تھا۔ کون تھے؟ ہم نہیں جانتے۔ کتنے زمانے پہلے کی بات ہے؟ ہمیں کچھ علم نہیں۔ مگر وہ پہلا گھر جو تمام بنی نوع انسان میں مشترک تھا یقیناً اسی زمانے کی تعمیر ہو گا جبکہ بنی نوع انسان خود ایک خاندان کی طرح تھے جبکہ انسانیت کا آغاز ہوا تھا۔ جبکہ حیوانی دنیا سے ایک عظیم ارتقاء کے نتیجہ میں' ایک حیرت انگیز انقلابی ارتقاء کے نتیجہ میں انسان کا وجود پہلی دفعہ منصۂ شہود پر ابھرا۔ اس عالم میں ایک حیرت انگیز اضافہ ہوا۔ اچانک گونگے جانوروں کی بجائے جو اپنے مافی الضمیر کو وضاحت سے ادا کرنے سے قاصر تھے ایک ایسا وجود ابھرا جو "سمیعاً بصیراً" تھا۔ وہ سنتا بھی تھا اور دیکھتا بھی تھا اور بولنے کی اور بیان کرنے کی طاقت رکھتا تھا۔ وہ زمانہ ہے جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ قرآن کریم کی یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور اسی لئے اس گھر کا ایک نام "بیت عتیق" رکھا گیا ہے۔ قرآن کریم میں اس کے مختلف نام ہیں ان میں سے ایک نام بیت عتیق ہے یعنی قدیم ترین گھر۔ اب یہ عجیب بات ہے کہ بعض دوسرے مذاہب میں بھی عتیق ہونے کے دعوے ان کے مقدس مقامات سے وابستہ ہیں اور جہاں تک ہندوازم کا تعلق ہے ان کے نزدیک تو ان کی کتاب بھی یعنی وید مقدس اتنی قدیم ہے کہ زمانے کے آغاز سے پہلے تھی اور قدیم ترین ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی تہذیب بھی قدیم ترین ہے اور ان کے مقدس مقامات بھی قدیم ترین ہیں حالانکہ جہاں تک بنارس کا تعلق ہے' معلوم انسانی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ بنارس پہلی مرتبہ مسیح سے چھ سو سال قبل وجود میں آیا اور اس کے تقدس کی تاریخ مسیح سے چھ سو سال قبل شروع ہوتی ہے۔ یعنی حضرت بدھ سے ایک سو سال پہلے۔ مگر قدامت کے دعوے بہرحال موجود ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ قدامت کے دعوے ان قوموں نے پرانی قوموں سے ورثے میں پائے ہیں اور قدامت سے مراد وہی ایک گھر ہے جسے بیت عتیق کہا گیا ہے اور اس گھر سے وابستہ پیغام ہی قدیم ترین پیغام ہے اور وہی ہے جو سب سے پہلے وجود میں آیا اور وہ دین ابراہیمی ہے جو ابراہیمؑ سے پہلے ہی وجود میں آ چکا تھا۔

جب ہم یہ سنتے ہیں کہ ہندوؤں کا دعویٰ ہے کہ وید' آفرینش سے پہلے' انسان یا کائنات کی بناوٹ سے پہلے سے موجود ہیں تو بظاہر تعجب کی بات ہے اور بعض لوگ نادانی میں اس خیال کو ایک غلط خیال سمجھ کر رد کر دیتے ہیں۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ تمام کلام الٰہی' اس کا کچھ بھی نام رکھ دیا جائے' وہ ہمیشہ سے ہے ان معنوں میں کہ لوح محفوظ میں وہ کلام موجود تھا۔ ابھی تخلیق کائنات بھی نہیں ہوئی تھی تو الٰہی کلام خواہ وہ کسی نام سے دنیا پر ظاہر ہوا ہو وہ ان معنوں میں موجود تھا۔ یہی وجہ ہے یعنی اس مفہوم کو سمجھتے ہوئے پرانے زمانے میں یعنی اسلام کے وسطی ازمنہ میں اس بات پر بہت بحثیں چلیں کہ قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق ہے۔ اور یہ بحثیں اتنی شدت اختیار کر گئیں کہ بعض لوگ جو اس بات کے قائل تھے کہ قرآن مخلوق ہے جب ان کا زور چلا تو ان لوگوں کو انہوں نے کوڑے مروائے ان کو پھانسیوں پر چڑھا دیا۔ بعض دفعہ ان کی قبریں اکھیڑیں اور انہیں مرنے کے بعد ان کے پنجروں کو پھانسیوں پر لٹکایا کہ وہ ہمارے عقیدے کے خلاف بات کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو یہ سمجھتے تھے کہ خدا کا کلام ہمیشہ سے ہے اسے مخلوق کہنا قرآن کریم کی یا کلام کی بے حرمتی ہے' وہ جب طاقت میں آتے تھے تو وہ لوگ جو کہتے تھے کہ مخلوق ہے ان کو کوڑے لگائے جاتے تھے اور ایسے ایسے دردناک واقعات اسلامی تاریخ میں اس موضوع پر ملتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل جو چار فقہوں میں سے ایک فقہ کے ایک عظیم امام ہیں' آج کی دنیا میں ہم تصور بھی نہیں کر سکتے کہ ان کے خلاف کوئی حکومت فتویٰ دے یا کچھ علماء کفر کا فتویٰ دیں۔ ان کا یہ عقیدہ تھا کہ الٰہی کلام قدیم سے نہیں بلکہ ازل سے ہے اور وہ چیز جو خدا کی ذات کے ساتھ ہمیشہ سے موجود ہو وہ ایک قسم کا Blue Print ہے جس میں وہ محفوظ ہوتا ہے' اس کو تخلیق نہیں کہہ سکتے۔ چنانچہ اس جرم میں ان کو پابہ سلاسل اور ہاتھوں میں بھاری ہتھکڑیاں ڈال کر قضا میں پیش کیا گیا۔ قضاء سے فتویٰ صادر ہوا یہ شخص اول قسم کا مرتد اور دنیا کو گمراہ کرنے والا اور بہکانے والا ہے۔ چنانچہ ان کی سزا یہ مقرر کی گئی کہ کڑی دھوپ میں ان کو زنجیروں میں باندھ کر بٹھایا گیا اور جلاد ان پر کوڑے برساتا رہا اور جب ایک جلاد تھک جاتا تھا تو ایک اور جلاد ان پر کوڑے برسانے کے لئے آ جاتا تھا اور برستے ہوئے کوڑوں میں وہ یہی کہتے رہے کہ کلام اللہ تخلیق نہیں ہے۔ اللہ کا کلام ہمیشہ سے خدا کے ساتھ ہے۔

پس عتیق کے معنے سمجھنے میں بھی لوگوں نے بڑی بڑی غلطیاں کھائی ہیں اور خدائی اپنے ہاتھوں میں لی ہے اور خدا کے پاک بندوں کو اذیت دینے اور دردناک سزائیں دینے کی ذمہ داری قبول کر لی' یہ جسارت کی کہ خدا بن بیٹھے اور اس دنیا میں ہی حشر قائم کر دیا مگر حقیقت یہ ہے کہ انسان کو آخر انسانیت سیکھنی ہو گی۔ کوئی الٰہی تعلیم انسانیت سے ہٹ کر اور اس سے متصادم نہیں ہو سکتی۔ یہ ایک بنیادی قانون ہے جس میں کبھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی نہ کبھی آئندہ ہو گی۔ پس ہر وہ تعلیم جو سچی ہے اس کی اصطلاحوں کے وہ معنی ہی قابل قبول ہوں گے جو ہر فطرت کو یعنی انسانی فطرت کو قبول ہوں۔ صرف ذہنی ورزشوں کے نتیجہ میں معنے ظاہر نہ کئے جائیں بلکہ گہرے انسانی فطرت سے وابستہ معنے ہوں۔ پس ان معنوں میں جب ہم خانہ کعبہ کو قدیم دیکھتے ہیں اور بعض دوسرے مذاہب کے دعاوی اس کے مقابل پر دیکھتے ہیں جب وہ کہتے ہیں ہمارے مراکز قدیم سے ہیں تو اس میں کسی اشتعال انگیزی کی بات نہیں' کسی غصے اور بھڑک اٹھنے کی بات نہیں ہے' کوئی حرج نہیں ہے اگر ہندو اپنے مقدس مقامات کو قدیم کہتے ہیں یا اپنی ویدوں کو قدیم کہتے ہیں۔ قرآن کریم نے اس مسئلہ کو اس طرح حل کیا کہ قدیم اس چیز کو کہا جس کا کوئی نام نہیں رکھا اور صرف خدا سے اور بنی نوع انسان سے وابستہ کر دیا۔ (۔) وہ پہلا گھر جو بنی نوع انسان کی خاطر' جس میں تمام بنی نوع انسان شامل ہیں۔ ان میں ہندو بھی ہیں' عیسائی بھی ہیں' سکھ بھی ہیں' یہودی بھی ہیں' زرتشتی بھی ہیں' بدھسٹ بھی ہیں' تاؤسٹ بھی ہیں' کنفیوشسٹ بھی ہیں۔ ہر قسم کے مذاہب جن کا آپ تصور باندھ سکتے ہیں وہ تمام اس آیت کے فیض کے دامن میں ہیں' اس فیض کے سائے میں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان سب کی خاطر ہم نے پہلا گھر یہاں بننے دیا تھا یا ایسا واقعہ ہوا کہ پہلا گھر یہاں بنایا گیا۔ اب اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کون لوگ تھے؟ ان کا مذہب کیا تھا؟ اس کا کوئی نام نہ بتایا گیا ہے نہ ہمیں سوچنے کی ضرورت ہے کیونکہ ناموں ہی سے بعد میں یہ جھگڑے چلے ہیں۔ ان کا مذہب وہی ہے جو ان آیات کریمہ میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ لوگ وہ تھے جنہوں نے خدا کی خاطر' خدا ہی سے قربانی کرنے کے طریق سیکھے اور "ذللا" جھکتے ہوئے اور عاجزی کے ساتھ ان رستوں کی پیروی کی اور پھر ان میں جو صفات ابھری ہیں وہ یہ تھیں کہ اللہ کی محبت ان کے دلوں پر قابض ہو گئی۔ اللہ کی محبت نے ان کے دلوں پر غلبہ پا لیا اور خدا کا نام سن کر بعض دفعہ ان کے دلوں پر ایک زلزلہ طاری ہو جاتا تھا۔ یہ وہ لوگ ہیں جب بھی ان کو دنیا میں تکلیفیں پہنچتی ہیں یہ صبر کرتے ہیں اور واویلا نہیں کرتے' عبادت کو قائم کرتے ہیں اور بنی نوع انسان کے لئے اللہ کی خاطر خرچ کرتے ہیں۔

پس یہ وہ صفات ہیں جن کی خاطر، جن کو پھیلانے کے لئے ہمیں عالمی جہاد کرنا ہوگا اور اگر ہم یہ جہاد کریں اور خدا کی عبادت کو خدا کی خاطر خالص کر کے قائم کردیں اور ایسے دل پیدا کریں جو اللہ کی محبت میں گرفتار ہوں اور ایسے صابرین پیدا کریں جن کو ہر مصیبت خدا کی محبت میں آسان دکھائی دیتی ہو۔ صبر کی یہ تعریف ہے جو سمجھنی ضروری ہے اور اس حج کے تعلق میں صبر کا مضمون آپ پر روشن کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ حج کے ساتھ صبر کا ایک گہرا تعلق ہے۔ اس کی تفصیل میں آج نہیں جاؤں گا لیکن پھر بھی انشاء اللہ اس مضمون کو کھولوں گا لیکن سر دست یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ صبر کا حج کے ساتھ ایک بہت گہرا اور دائمی تعلق ہے۔ صبر کے نتیجے میں حج عطا ہوتا ہے اور حج کے مناسک ادا کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ اس خانہ کعبہ کی تعمیر نو جب ہوئی تھی تو اس میں بھی تو صبر ہی تھا جو سب سے زیادہ کار فرما تھا۔ حضرت ہاجرہ اور آپ کے بیٹے اسماعیلؑ نے جو نمونے خدا کی خاطر دکھائے ہیں وہ صبر کے ہی تو نمونے تھے۔ کس طرح بیٹا وہاں پیاس کی شدت سے ایڑیاں رگڑ رہا تھا اور کس بے چینی سے ماں صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگا رہی تھی جیسے کوئی غم میں دیوانی ہو چکی ہو۔ اور پھر بھی خدا کی خاطر اس نے صبر کیا اور اس بچے نے صبر کیا اور ابراہیمؑ ان کے باپ نے صبر کیا اور اس کے نتیجے میں حج کا وہ جاری چشمہ جو کسی زمانے میں بند ہو چکا تھا از سر نو پھر جاری کیا گیا۔ پس صبر کرنے والے دنیا میں پیدا کرنے ہوں گے اور صبر کا عشق الٰہی سے تعلق ہے کیونکہ کوئی مصیبت دنیا میں عشق کے بغیر آسان نہیں ہو سکتی۔ اور جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل کانپنے لگ جاتے ہیں۔ تو مراد یہ ہے کہ محبت کے غلبے سے کانپ اٹھتے ہیں اور ایسے لوگوں کو ہر دوسری مصیبت اللہ کی خاطر آسان دکھائی دیتی ہے کیونکہ اللہ ہی ہے جو سب کچھ عطا کرنے والا ہے۔ وہی مقصود ہے، وہی مطلوب ہے 'اسی نے پیدا کیا' وہی واپس لے جانے والا ہے۔ پس محبوب کا ہاتھ کچھ دے کر واپس لے تو جاہل ہوگا جو اس ہاتھ کو جھٹک دے، پاگل ہوگا جو اس ہاتھ کو جھٹک دے، عشق سے عاری ہوگا جو اس ہاتھ کو جھٹک دے۔ پس اللہ کا ہاتھ جب کچھ دیتا ہے اور پھر واپس لے لیتا ہے یا اس کی تقدیر بعض طاقتوں کو اجازت دیتی ہے کہ تمہیں کچھ نقصان پہنچائیں تو چونکہ یہ سب کچھ رضائے باری تعالیٰ کی خاطر مومن کو بہر حال برداشت کرنا ہے کیونکہ اللہ کی محبت کی خاطر اس کی سب تقدیر کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہوتا ہے یہ ایک عاشق کا مزاج ہے اسی لئے اس کے معاً بعد اللہ تعالیٰ نے صبر کا مضمون بیان فرمایا کہ یہ وہ لوگ جو حج کی پیداوار ہیں یعنی ملت واحدہ کا جزو ہیں جو تمام مختلف قوموں میں پیدا ہوئے ان میں قدر مشترک رکھنے والے یہ لوگ ہیں یعنی وہ جو اللہ کی محبت میں گرفتار، اس سے کلیۃً مغلوب اور پھر وہ جو خدا کی خاطر ہر دوسرے نقصان کو شوق سے برداشت کر لیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود (-) کو اپنا بیٹا مبارک احمد بہت پیارا تھا مگر جب وہ فوت ہوا تو دیکھیں کیسا پیارا کلام ہے جس میں آپ نے اس مضمون کو بیان فرمایا کہ مبارک ہمیں بہت پیارا تھا۔

وہ آج ہم سے جدا ہوا ہے ہمارے دل کو حزیں بنا کر

لیکن پھر یہ فرمایا:۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ٹھیک ہے بہت پیاری چیز تھی جو واپس چلی گئی لیکن جس نے بلایا ہے وہ تو سب سے پیارا ہے۔ پس اس پیارے کی خاطر ادنیٰ پیاروں کو رخصت کر دینا یہی صبر ہے اور اس پر واویلا نہ کرنا یہی صبر ہے اور یہی مفہوم ہے اس آیت کا۔

اس کے بعد فرماتا ہے (-) یہ وہ لوگ ہیں جو نماز کو قائم کرتے ہیں۔ عبادت اللہ سے محبت کے اظہار کا ایک ذریعہ ہے جو ایک باقاعدہ طریق کے مطابق ہمیں سکھایا گیا ہے۔ اگرچہ ذکر الٰہی بھی عبادت میں داخل ہے۔ اللہ کے تعلق میں ہر وہ حرکت جو انسان اپنی زندگی میں کرتا ہے اگر وہ تعلق کے تابع ہے اور اللہ کے تعلق میں رونما ہو رہی ہے تو وہ سب کچھ بھی عبادت بن جاتا ہے یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ بھی ڈالتے ہو اس لئے کہ اللہ چاہتا ہے کہ تم اپنی بیوی سے حسن سلوک کرو تو یہ بھی تمہاری عبادت ہے۔ تو عبادت کا مضمون تو انسانی زندگی کے ہر جزو، ہر سکون، ہر حرکت پر حاوی ہے لیکن یہاں وہ عبادت مراد ہے جو باقاعدہ ہر مذہب میں ایک خاص طریق کے مطابق سکھائی جاتی ہے۔ اسے قائم کرنا پڑتا ہے۔ اس کی حفاظت کرنی پڑتی ہے اور یہ باقاعدہ عبادت ہے جو عشق کا لازمہ ہے۔ عشق کے نتیجے میں ایک باقاعدہ طریق کے مطابق اپنے محبوب کی چوکھٹ پر حاضری دینا اسی کا نام عبادت ہے۔ تو پھر یہ عبادت کرتے ہیں اور عبادت انہیں کیا سکھاتی ہے۔ صبر کا ایک اور مضمون ہے جو یہاں بیان ہوا ہے۔ پہلے صبر کا یہ مضمون تھا کہ اپنے محبوب کی خاطر وہ چیزیں جو تمہارے ہاتھ سے جاتی رہیں جن پر تمہارا اختیار نہیں ہے ان کے کھو جانے پر واویلا نہ کرو بلکہ اپنے پیارے کی خاطر اس نقصان کو قبول کر لو اور سر تسلیم خم کرتے ہوئے قبول کرو، اس کے نتیجے میں تم اس کا اور بھی زیادہ پیار حاصل کرو گے لیکن جس مضمون سے بات شروع ہوئی اب آخر پر یہ فرمایا گیا کہ اس کے نتیجے میں ان کو دنیا کی چیزوں کی محبت ہی کم ہو جاتی ہے اور صرف یہ کروہ "کرہاً" مجبور ہو کر اپنے ہاتھ سے کھوئی ہوئی چیزوں پر صبر کرتے ہیں بلکہ جن باتوں میں مجبور نہیں ہیں، وہ چیزیں ان کی ہیں، ان کے قبضہ قدرت میں ہیں، اللہ کی طرف سے اجازت ہے جیسے چاہیں استعمال کریں، پھر بھی اس کی راہ میں شوق سے خرچ کرتے ہیں۔ طوعاً و کرہاً کا مضمون ہے جو ان آیات میں بہت ہی پاکیزہ انداز میں بیان ہوا ہے کہ جو کچھ مجبوراً ان کے ہاتھ سے جاری رہے وہ بھی خدا ہی کی طرف جاتی ہے خدا ہی کی خاطر اسے سر تسلیم خم کرتے ہوئے اور خدا کی رضا جوئی کرتے ہوئے قبول کرتے ہیں اور پھر خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے وہ چیزیں جو ان کے قبضہ قدرت میں نہیں، کوئی ان سے چھین نہیں سکتا، کوئی ان سے زبردستی لے نہیں سکتا، محبت الٰہی سے مجبور ہو کر اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ تو یہ ہیں وہ صفات حسنہ جو حج کرنے والوں کے لئے لازمی ہیں۔

ایک حج وہ ہے جو ظاہری اور رسمی حج ہے اور اس کے نتیجے میں بیت اللہ کا طواف کیا جاتا ہے یا ان مقدس تیرتھوں کا طواف کیا جاتا ہے جہاں لوگ یاترا کے لئے جاتے ہیں، جو بھی نام آپ رکھ لیں مگر حج کرنے والوں کے ذہن میں خدا کو راضی کرنے کا تصور ہے جو غالب ہے۔ پس جس مذہب میں بھی، جس قوم میں بھی، جس خطہ ارض میں بھی خدا کی خاطر کسی مقدس مقام کی زیارت کی جائے اس کے لئے لازم ہے کہ یہ صفات حسنہ ساتھ لے کر وہاں چلے اور یہ وہ زاد راہ ہے جس کے نتیجے میں تمہارا سفر بخیریت تمام ہوگا۔ اگر یہ زاد راہ پاس نہیں اور ظاہری طور پر خواہ اس مقدس مقام کا نام مکہ رکھو یا کعبہ کہو ۔

خدا بنی نوع انسان کو

اکٹھا کرنے کے لئے حج پر ہمارے لئے ایک Exercise ایک ورزش، ایک کوشش، ایک جدوجہد مقرر فرماتا ہے اور ہر وہ شخص جو چاہتا ہے کہ اس کا حج قبول ہو اس کو ہر وہ فعل کرنا چاہئے جو اللہ کی رضا کی خاطر بنی نوع انسان کو اکٹھا کرنے والا ہو اور اس پہلو سے ایک امت واحدہ کی تعمیر کا کام آگے بڑھتا چلا جائے۔ حضرت مسیح موعود (-) نے اس مضمون کو یوں بیان فرمایا ہے کہ دیکھو حج کی طرف جانا ہی کافی نہیں حج سے لوٹ کر آنا بھی بہت اہم ہے اور عجیب بات ہے کہ لوگ جانے کو تو اہمیت دیتے ہیں، لوٹنے کو اہمیت نہیں دیتے کہ کس حالت میں لوٹے ہیں۔ یہاں مراد یہ ہے کہ اگر تم ان صفات سے عاری ہو کر بھی گئے، اگر کچھ نقص رہ بھی گئے تھے تو حج ان نقائص کو، کمی کو پورا کرتا ہے اور مقدس مقامات کی زیارت تمہارے دل کو حقیقی صاف پانی سے دھو ڈالتی ہے اور وہ نقائص جو اس سے پہلے رہ گئے تھے وہ نقائص جھاڑ کر تم واپس لوٹتے ہو۔ حضرت مسیح موعود (-) نے اس مضمون کی طرف توجہ دلائی ہے کہ حج تو بڑے شوق سے کرنے جاتے ہو لیکن کبھی یہ بھی دیکھا ہے کہ لوٹے کس حالت میں ہو، کیا دل پاک اور صاف کر کے لوٹے ہو یا پہلے نقائص کو جھاڑ کر آئے ہو یا جیسے گئے تھے ویسے ہی لوٹ آئے ہو۔ حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں:۔

"دیکھو حج کے واسطے جانا خلوص اور محبت سے آسان ہے" یعنی

پہلا سفر محبت کے نتیجے میں طے ہو جاتا ہے تم جیسا بھی ہو گر پڑ کر وہاں پہنچ جاتے ہو۔

"مگر واپسی ایسی حالت میں مشکل بہت ہے" واپسی ایسی حالت میں مشکل ہے کہ واپس آؤ تو پھر اللہ کی محبت لے کر لوٹو اور بنی نوع انسان کے لئے بھی اللہ کی محبت کا پیغام لے کر واپس آؤ۔

"بہت ہیں جو وہاں سے نامراد اور سخت دل ہو کر آتے ہیں" کتنے حاجی ہیں جو تقویٰ کی باتیں کرتے ہوئے جاتے ہیں اور واپس ایسی حالت میں آتے ہیں کہ پہلے سے زیادہ جرائم میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ نامراد اور سخت دل ہو کر آتے ہیں "اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ وہاں کی حقیقت ان کو نہیں ملتی۔ قشر کو دیکھ کر رائے زنی کرنے لگ جاتے ہیں وہاں کے فیوض سے محروم ہوتے ہیں اپنی بدکاریوں کی وجہ سے" یعنی فیوض سے محروم ہوتے ہیں اپنے گناہوں اور بدکاریوں کی وجہ سے کیونکہ بعض بدکاریاں ایسا پختہ رنگ اختیار کر لیتی ہیں کہ کسی پانی سے دھل نہیں سکتیں اور پھر الزام دوسروں پر دھرتے ہیں۔ "اس واسطے ضروری ہے کہ مامور کی خدمت میں صدق اور استقلال سے کچھ عرصہ رہا جائے تاکہ اس کے اندرونی حالات سے بھی آگاہی ہو اور صدق پورے طور پر نورانی ہو جاوے۔"

حضرت مسیح موعود (-) نے جب قادیان آنے کی لوگوں کو تاکید فرمائی تو ہرگز یہ مراد نہیں تھی کہ قادیان گویا ان کا حج ہو گا۔ یہ جو مضمون ہے جو میں نے آپ کے سامنے پڑھ کر سنایا ہے ان تمام شبہات کا ازالہ کرتا ہے اور حضرت مسیح موعود (-) کے باطنی نور کو اس شان سے روشن تر کر کے دکھاتا ہے کہ پہلے اس شان کے ساتھ بعض نظروں پر وہ ظاہر نہیں ہوا تھا۔ حضرت مسیح موعود (-) اس لئے جماعت کو قادیان کی طرف بلاتے تھے تاکہ ان کا حج قبول ہو جب وہ حج کرنے جائیں اور یہاں سے صفا ہو کر پھر وہ بیت اللہ کی طرف روانہ ہوں تاکہ وہاں سے تمام فوائد اور فیوض جو وابستہ ہیں وہ ان سے عاری ہو کر نہ لوٹیں بلکہ ان سے پوری طرح متمتع ہو کر اور فیض اٹھا کر واپس آئیں۔ فرماتے ہیں اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ حقیقت ان کو وہاں نہیں ملتی ان کو حقیقت دکھانے کے لئے ضروری ہے کہ کسی پاک کی صحبت میں رہیں اور یہ ایک عجیب فقرہ ہے جس کو غور سے سننا ضروری ہے فرماتے ہیں

"تاکہ صدق پورے طور پر نورانی ہو جاوے"

اب بظاہر تو انسان یہ سمجھتا ہے کہ صدق، صدق ہی ہے۔ لیکن انسان کی فطرت میں درجہ بدرجہ اتنے پردے ہیں کہ بعض چیزیں جن کو وہ سچ سمجھتا ہے اس ایک پردے کے پیچھے وہ سچ دکھائی دیتی ہیں مگر جب وہ پردہ اٹھا کر اگلی منزل پر پہنچتا ہے تو پردے کے پیچھے اسے جھوٹ دکھائی دیتا ہے اور جوں جوں وہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے اس کو اپنے وجود کی اندرونی گہری باتوں پر اندرونی حالتوں پر اطلاع ہوتی چلی جاتی ہے اور یہ اندھیروں سے نور کی طرف کا سفر ہے۔ حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں کہ تم میں سے بہت ہیں جو بظاہر صدق کے ساتھ وہاں جاتے ہوں گے۔ ان کی نیتوں میں تو کوئی فتور دکھائی نہیں دیتا۔ سچائی ہی سمجھتے ہوں گے مگر اگر پاک انسان کی صحبت میں وہ زندگی بسر کریں، کچھ دن ٹھہریں تو ان کا صدق نورانی ہو جائے گا اور نور جس پردے میں بھی ہو نور ہی نور ہے۔ وہ پردوں کے ماوراء کو روشن کر دیتا ہے۔ ظلمات، نور پر قابض نہیں ہو سکتے۔ پس سچائی کی بھی مختلف حالتیں اور مختلف کیفیتیں ہیں۔ آپ فرماتے ہیں جب تک تمہارا سچ نورانی نہ ہو جائے اس وقت تک تم الٰہی نور سے پوری طرح فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ پھر حج کے مضمون پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"حج سے صرف اتنا ہی مطلب نہیں کہ ایک شخص گھر سے نکلے اور سمندر چیر کر چلا جاوے اور رسمی طور پر کچھ لفظ مونہہ سے بول کر ایک رسم ادا کر کے چلا آوے۔ اصل بات یہ ہے کہ حج ایک اعلیٰ درجہ کی چیز ہے جو کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے۔"

"کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے" کیا مراد ہے؟ بہت سے ایسے حاضرین میرے سامنے بیٹھے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جو دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف زمینوں پر میرے اس پیغام کو سن رہے ہیں جن کو زیادہ اردو سے واقفیت نہیں۔ اور ہو سکتا ہے ترجمہ کرنے والے جو مختلف زبانوں میں ترجمہ کر رہے ہیں وہ بھی یہ لفظ نہ سمجھ سکیں۔ سلوک سے مراد ایک خاص اصطلاح ہے۔ خدا کی راہ میں ایک منزل سے دوسری منزل اور دوسری سے تیسری کی طرف ایک مستقل جاری سفر۔ اس لئے ہر مقام جس پر اس سفر میں انسان پہنچتا ہے اسے سلوک کی منزل کہا جاتا ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ سلوک کی آخری منزل کوئی بھی نہیں۔ ایک لامتناہی سفر ہے مگر اس دنیا میں ایک ایسا مقام ہے جہاں پہنچ کر انسان یہ سمجھ سکتا ہے کہ میرے سفر کا منتہیٰ' جہاں تک میں پہنچ سکتا تھا وہ یہاں جا کے مجھے حاصل ہو جائے گا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہاں تمام سلوک کی راہیں بند ہو جاتی ہیں۔ اس کا سمجھنا اس لئے ضروری ہے تاکہ آپ مسیح موعود (-) کے کلام کا کوئی غلط مطلب دل میں نہ جما لیں۔ سلوک کی راہیں لامتناہی ہیں مگر ہر انسان کو سلوک میں ایک درجہ کمال حاصل ہو جاتا ہے۔ اور اس کا سلوک اگرچہ ایک جاری سفر ہے مگر درجہ کمال کے ساتھ پھر جاری ہوتا ہے۔

سفر کے مختلف طریق ہیں۔ کبھی گر پڑ کر آپ سفر اختیار کرتے ہیں۔ کبھی سبک قدموں کے ساتھ وہ سفر جاری رکھتے ہیں۔ کہیں سفر کے تمام فوائد سے استفادہ کر رہے ہیں کہیں کئی قسم کے عوارض لاحق ہیں۔ سفر ہے مگر اس سفر کی لذت یابی سے محروم ہیں۔ کئی ایسے سفر ہیں جہاں خوش مناظر آپ کے دل پر قبضہ کرتے ہیں اور آپ کی آنکھوں کو لذت دیتے ہیں لیکن اگر بیمار ہوں اور تکلیف میں مبتلا ہوں تو انہیں مناظر کا سفر آپ کو کوئی بھی لذت نہیں پہنچاتا بلکہ محرومی کا احساس بڑھ جاتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود (-) جہاں "کمال سلوک" کا لفظ استعمال فرما رہے ہیں مراد یہ نہیں ہے کہ حج کے بعد آگے پھر سفر نہیں ہے۔ حج پر جا کر آپ کو سفر کے اسلوب آ جائیں گے۔ اگر حج سے استفادہ کریں گے تو خدا کی راہ میں سفر کرنے کا بہترین طریق آپ کو میسر آئے گا یہ مراد ہے جو حضور فرما رہے ہیں "جو کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے" یعنی سفر کا آخری مرحلہ نہیں، سفر کے انداز کے کمال کا آخری مرحلہ ہے۔

"سمجھنا چاہئے کہ انسان کا اپنے نفس سے انقطاع کا یہ حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی محبت میں کھویا جاوے اور تعشق باللہ اور محبت الٰہی ایسی پیدا ہو جاوے کہ اس کے مقابلہ میں نہ اسے کسی سفر کی تکلیف ہو اور نہ جان و مال کی پرواہ ہو۔ نہ عزیز و اقرباء سے جدائی کا فکر ہو۔ جیسے عاشق اور محب اپنے محبوب پر جان قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اسی طرح یہ بھی کچھ کرنے سے دریغ نہ کرے۔"

پس کمال سلوک سے مراد یہ ہے کہ سفر، محبت کی اس آخری کیفیت میں اختیار کیا جائے اور جاری رکھا جائے جس تک ہر انسان کی رسائی ہے۔ ہر شخص ایک سی محبت نہیں کر سکتا۔ ہر شخص کی محبت کرنے کی صلاحیتیں مختلف ہیں اور ان صلاحیتوں کا اس کے ذوق سے بھی تعلق ہے۔ پس جہاں کمال سلوک کا ذکر ہے حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں مراد یہ ہے کہ ہر انسان کے اندر اس کی ایک کمال کی حد مقرر ہے اور وہ اپنا سفر اس حد سے ورے بھی شروع کر سکتا ہے۔ اس حد تک پہنچ کر اپنے سفر کو اپنے منتہیٰ تک پہنچا سکتا ہے۔ پس حج سے تمہیں وہ چیز میسر آئے گی جو تمہارے سلوک کو کمال بخشے گی اور وہ کیا چیز ہے۔ وہ عشق الٰہی ہے کیونکہ کسی عبادت کا آخری مقصد ایسا نمایاں اور ظاہر و باہر عشق نہیں ہے جیسے حج کی عبادت اپنے مناسک کے ساتھ آپ پر یہ مضمون ظاہر کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حج میں سر

کے بال منڈوانے کا مضمون ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حج میں ایک چادر اوڑھ کر خدا کی راہ میں ننگے پاؤں دوڑنے بھاگنے کا مضمون ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض یادیں جن مقامات سے وابستہ ہیں ان مقامات کا دیوانہ وار چکر لگانا حج کہلاتا ہے اور یہ تمام دنیا کی قوموں میں قدر مشترک ہے۔

ہندوؤں کے مقدس مقامات پر مثلاً جگناتھ پوری میں بتایا جاتا ہے کہ جب جگناتھ کا رتھ وہاں سے نکلتا ہے تو لاکھوں عشاق دیوانے ہو جاتے ہیں ان کو اپنے تن بدن کا ہوش نہیں رہتا اور سینکڑوں ایسے ہیں جو رتھ کی راہ میں گرتے ہیں' اپنے بدن ڈال دیتے ہیں اور وہ رتھ ان کو بچانے کے لئے رکتی نہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ جو اس راہ میں شہید ہوا وہ اپنے مقصد کو پا گیا' وہ اللہ کے عشق کو پالے گا اور اس طرح سینکڑوں آدمی وہاں اپنی قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ تو عشق کا مضمون حج سے وابستہ ہے اور سب سے زیادہ اس کا تعلق بیت اللہ کے حج سے ہے۔ تمام تر انسان دنیا سے قطع تعلق ہو کر عاشقانہ حالت میں' حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں کہ کپڑوں کا خیال ترک کر کے ایک چادر میں سفر کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے' نہ اپنوں کی ہوش' نہ اقرباء کا خیال' نہ دوستوں کا تعلق' نہ دنیا کی متاع کا تصور اس کے دل پر قابض رہتا ہے۔ سب تعلقات کے رشتے منقطع کر کے وہ خدا کے حضور حاضر ہو جاتا ہے اور کیا دیکھتا ہے اور کیا پاتا ہے۔ کن جگہوں کی سعی کرتا ہے کن میدانوں میں جا کے ڈیرے ڈال لیتا ہے۔ کن پہاڑوں کے دامن میں وہ ذکر الٰہی بلند کرتا ہے اور کس جگہ جا کر وہ سر منڈاتا اور قربانیاں پیش کرتا ہے۔ یہ سارے مضامین ہیں جن کا کچھ کچھ علم تو ہمیں ہے لیکن ان کی کنہہ کا راز آج تک نہ اٹھایا گیا' نہ شاید کبھی انسان کو معلوم ہو سکے۔ ایک مرکزی بات ہے یہ عشق' اور بعض بہت ہی محبوب خدا کے بندوں کی حرکتیں تھی جن حرکتوں کو' جن کی اداؤں کو' زندہ رکھا جا رہا ہے۔ چنانچہ یہ وہی مضمون ہے جس کو ایک عرب شاعر یوں بیان کرتا ہے۔

الا حی لیلی واطلالها
ورملة ریا واجبالها

کہ دیکھو دیکھو اے جانے والے جب تم لیلیٰ کے مقام اور اس کے ٹیلوں کو دیکھنا جہاں میری محبوبہ لیلیٰ کچھ عرصہ زندگی بسر کر چکی ہے یا وہاں سے گزر چکی ہے۔ جن فضاؤں میں وہ سانس لے چکی ہے تو اسے میرا سلام کہنا' ان ٹیلوں کو میرا سلام کہنا" "ورملة ریا" اور ریا رملہ کے مقام اور اس کی پہاڑیوں کو میرا سلام کہنا کیونکہ وہاں میری محبوبہ نے کچھ وقت گزارا ہے اور وہاں اس فضا میں اپنے سانس لئے ہیں۔

تو خانہ کعبہ کے حج پر جب لوگ جاتے ہیں تو انہیں معلوم نہیں کہ کون کون خدا کے پیارے تھے جنہوں نے کیا کیا عاشقانہ حرکتیں کی تھیں۔ مگر چونکہ وہ قدیم ترین مقام ہے جہاں سے اللہ کی محبت میں فدائیت کے اظہار کا آغاز ہوا تھا اس لئے خدا ہی جانتا ہے کہ کس کس مذہب کے بانی وہاں سے گزرے ہیں اور بعد میں وہ کن کن مذاہب کے نام سے مشہور ہوئے۔ لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ ان کا ذکر بہت طویل ہو گا اور ان میں سے بہت سے ایسے مذاہب ہیں جن کو ہم جانتے ہیں ان کے بانی ہوں گے جن کو خدا نے یہ توفیق بخشی کہ ان مقامات پر آئے اور والہانہ عشق کا اظہار کیا۔ بعض جگہ پڑاؤ ڈال کر بیٹھ گئے۔ بعض جگہ انہوں نے سر منڈائے۔ بعض جگہ قربانیاں پیش کیں۔ بعض جگہ دیوانہ وار گھومے اور طواف کے ذریعے اپنے عشق کا اظہار کیا۔ تو ایک ہی مضمون ہے یعنی عشق کا مضمون۔ تمام زمانوں پر پھیلا پڑا ہے۔ عتیق زمانے سے لے کر آج تک یہی مضمون ہے جو عبادت پر غالب ہے' جو خدا کے تعلق کے ہر رشتے پر غالب ہے' وہی ہے جو بنی نوع انسان کے تعلق میں تبدیل ہوتا ہے اور یہی حج کی روح ہے۔

پس اگر اس حج کی روح کو قائم رکھنا ہے تو آپ کو تمام دنیا میں ان بنیادی صفات کو قائم کرنے کے لئے جہاد کرنا ہو گا جن کا ذکر قرآن کریم نے فرمایا ہے اور حج کے نام پر بنی نوع انسان میں نفرت پھیلانا اور تفریق کرنا حج کے مضمون سے بغاوت کرنا ہے' مذہب کی روح سے بغاوت کرنا ہے' پس اللہ کے عشق میں ایسا کھوئے جائیں کہ وہ مقامات جہاں خدا کے پیارے بندوں نے سانس لئے ہیں وہ بھی پیارے لگنے لگیں۔ وہ پہاڑ' وہ ٹیلے' وہ میدان' جہاں دیوانہ وار خدا کے عاشق گھومتے پھرتے رہے' ان مقامات کو دیکھیں تو خدا کی محبت سے آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔ ان مقامات میں سانس لیں اور "اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد" کے ترانے سنیں۔ یہ صدا بلند ہوتی' یہ عشق کی صدا بلند ہوتی دیکھیں اور سنیں تو آپ کے دلوں پر جھرجھری طاری ہو جائے۔ آپ کے وجود پر ایک زلزلہ آ جائے اور یہ سب کچھ عشق کے نتیجے میں ہو اور پھر جہاں بھی خدا کے عشق کرنے والے بندے اس طرح اپنے اپنے مقامات پر' اپنے اپنے مقدس مقامات پر حج کر رہے ہوں ان کے لئے دلوں میں نفرت اور تکبر کی وجہ سے ان کو نیچا دیکھنا آپ کے تصور میں بھی نہ آئے۔ وہ بھی اپنے اپنے خیالات میں چاہے صحیح تھا یا غلط اس حج کی تیاری کر رہے ہیں جس حج نے بالآخر عالمگیر ہونا ہے۔ اس حج کی تیاری کے لئے ان کو یہ طریق سکھائے گئے ہیں' یہ مناسک سکھلائے گئے ہیں جو تمام دنیا کی امتوں کو سکھائے گئے اس لئے کہ بالآخر جب امت واحدہ بنائی جائے گی' محمد مصطفیٰؐ کے ہاتھ پر تمام دنیا کے تمام عالمین کے لوگ ایک ہاتھ اور ایک جھنڈے تلے جمع ہوں گے وہ حج اکبر کے دن ہوں گے۔

آپ اے احمدی جماعت! آپ کو اس کام پر مامور بنایا گیا ہے' آپ کو اس اعلیٰ مقصد کا خادم مقرر فرمایا گیا ہے اور میں ادنیٰ سے شبہ کے بغیر' کامل یقین سے خدا کو گواہ ٹھہرا کرتا ہوں کہ وہ حج جو آئندہ زمانوں میں جماعت احمدیہ کی خدمات کے نتیجے میں خدا کے ہاں جب مقبولیت حاصل ہو گی ان کو اس کے نتیجے میں بالآخر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی خاطر تمام بنی نوع انسان کریں گے (حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی خاطر ان معنوں میں کہ عاشق صادق سب عاشقوں سے بڑھ کر آپؐ ہیں) آپؐ سے عشق کے رنگ سیکھتے ہوئے وہ حج ادا کریں گے جو عالمگیر ہو گا' جو آئندہ زمانوں میں لازماً ہو گا' (۔) جس سے تمام دنیا کے انسان اکٹھے ہو جائیں گے۔ ان کو اکٹھا کرنے کے انداز آپ نے سکھانے ہیں' ان کو اکٹھا ہونے کی تربیت آپ نے انہیں دینی ہے اور وہ وہی صفات حسنہ ہیں جن کا ان آیات میں بیان ہوا ہے۔ ان صفات حسنہ کے آپ پجاری بن جائیں' ان کے خادم بن جائیں' ان کا پرچار کرنے والے ہو جائیں' ان کے منادی بن جائیں' تب دنیا کو ایک ہاتھ پر' ایک جگہ اکٹھا کرنے کی داغ بیل ڈالی جائے گی۔ (۔) اور اس طرح وہ مضمون جو آغاز آفرینش سے شروع ہوا تھا وہ اپنے منتہیٰ کو پہنچے گا۔ اللہ کرے کہ ہمیں وہ توفیق نصیب ہو کہ کام بہت مشکل ہے' ہم بہت کمزور ہیں مگر دعاؤں کی برکت سے' اپنی اقدار کی حفاظت کرتے ہوئے' آپ مسلسل اس سفر میں عشق کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مقاصد میں ضرور کامیاب فرمائے گا۔

اب اس کے بعد میں بعض دعاؤں کی تلقین کرتا ہوں۔ وہ تمام نفرتیں جو انسان کو دوسرے انسان سے بانٹے ہوئے ہیں وہ تمام مظالم جو طاقتور قوموں کی طرف سے کمزور اور نہتی قوموں پر برپا کئے جا رہے ہیں آج کے دن خصوصیت سے ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ ظالموں کو ظلم سے رکنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مظلوموں کا حامی ہو اور مظلوموں کی حمایت میں اور بنی نوع انسان کو کھڑا کرتا چلا جائے تاکہ وہ بے سہارا نہ رہیں۔ اللہ ہی کی تائید ہے جو انسانی تائید کی صورت میں یا فرشتوں کی صورت میں ظاہر ہوا کرتی ہے۔ سب سے اول میرے نزدیک بوسنیا کے مظلوم ہیں۔ پھر کشمیر کے مظلوم ہیں' پھر اور قوموں کے مظلوم ہیں۔ بنی نوع انسان بحیثیت بنی نوع انسان میرے پیش نظر ہیں۔ کوئی سیاست میرے سامنے نہیں۔ نہ اس وقت ہندوستان میرے سامنے ہے نہ پاکستان میرے سامنے ہے۔ کچھ ظلم ہندوستان میں ہو رہے ہیں' کچھ ظلم پاکستان میں ہو رہے ہیں' کچھ بوسنیا میں ہو رہے ہیں' کچھ فلسطین میں ہو رہے ہیں۔ کچھ دنیا کی دوسری قوموں میں دوسرے مقامات پر ہو رہے ہیں۔ پس ظلم کے خلاف جہاد ہے جو میرے پیش نظر ہے سیاست کا میرے ذہن میں دور تک کوئی تصور بھی موجود نہیں۔ عالمگیریت کے نقطہ نگاہ سے' جماعت احمدیہ

عالمگیر کی امامت کا حق ادا کرتے ہوئے میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ ظلم کے خلاف دعاؤں سے اپنے جہاد کا آغاز کریں کیونکہ ایک کمزور انسان اپنے آپ کو اس لائق نہیں پاتا کہ ظلم کے ہاتھ روک سکے۔ جب ایک انسان بے بسی میں دوسرے کا دکھ محسوس کرتے ہوئے اور بھی زیادہ دکھی ہو جاتا ہے کیونکہ ایک تو اس کے بھائی کا دکھ ہے' دوسرے بے اختیاری کا دکھ ہے اور بے اختیاری کا دکھ سب سے بڑا دکھ ہوا کرتا ہے۔ بعض مظالم بوزنیا میں ایسے کئے گئے کہ باپوں کو باندھا گیا اور ان کے سامنے ان کی بیٹیوں کی بے عزتیاں کی گئیں' ان کی بیویوں کی بے عزتیاں کی گئیں' ان کے بچوں کے سر کاٹے گئے یا دیواروں کے ساتھ پھوڑے گئے اور یہ سارے مظالم اس بے بسی کے عالم میں آپ اندازہ کریں کیا محشر برپا کر چکے ہوں گے۔ کیا حشر ان کے دلوں پر برپا کر چکے ہوں گے۔ پس ایک تو ظلم کو دیکھنا بہت تکلیف کا موجب ہے لیکن پھر بے بسی' وہاں صبر کام آتا ہے اور صبر چونکہ اللہ کی خاطر ہوتا ہے اس لئے صبر ہمیشہ دعاؤں سے ڈھلتا ہے۔ پس ان معنوں میں آپ صبر کے ساتھ ساری دنیا کی قوموں کے لئے دعا کریں۔ خدا کرے کہ یہ دنیا ظلم سے پاک ہو جائے۔ جب تک یہ دنیا ظلم سے پاک نہ ہو' صداقت قبول کرنے کی اہلیت نہیں رکھتی' آپ کی ساری کوششیں بے کار جائیں گی۔ آپ ظالموں کے دلوں کو خدا کی محبت میں تبدیل نہیں کر سکتے جب تک ظلم ان کا پیچھا نہ چھوڑے' جب تک ظلم کی ناپاکی اور فسق و فجور ان کے دلوں سے دھو کر الگ نہ کر دیئے جائیں۔ پس آیئے ہم سب مل کر خدا سے عرض کرتے ہیں' اس کے حضور یہ التجا کرتے ہیں کہ اے اللہ اس دنیا کو ظلم سے پاک کر اور عدل سے بھر دے' ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہماری ادنیٰ کوششیں تیرے ہاں مقبولیت پائیں اور تیری تقدیر یہ کام کر کے دکھائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہو کیونکہ جب تک ایسا نہ ہو (دین) کا عالمگیر غلبہ ممکن نہیں ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 11- اپریل 1997ء)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم مسعود احمد سلیمان صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے خالو مکرم چوہدری خالد لطیف صاحب مورخہ 8- مارچ 2000ء کو بوقت 3 بجے سہ پہر ہارٹ اٹیک کی وجہ سے بہاولنگر میں وفات پا گئے ہیں۔

آپ 1938ء میں فقیروالی میں پیدا ہوئے۔ بہاولنگر میں زمینداری کا پیشہ اختیار کیا۔ آپ کامیاب داعی الی اللہ تھے اور سیکرٹری زراعت بہاولنگر شہر کے طور پر کام کر رہے تھے۔ آپ نے دو بیویوں کے علاوہ سات بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ ایک بیٹا چوہدری نعیم خالد صاحب زعیم حلقہ نیو کیمپس لاہور کے طور پر خدمت بجا لا رہے ہیں۔ احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم مرحوم کو جنت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

درخواست دعا

○ مکرم صابر علی قریشی صاحب رچنا ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں۔

○ مکرم ملک نور الٰہی صاحب صدر حلقہ وحدت کالونی لاہور کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں اور شیخ زید ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم محمد حسین بھٹی صاحب گلشن پارک مغلپورہ لاہور گزشتہ بارہ روز سے جسم کے بائیں حصے کے فالج کی وجہ سے بیمار ہیں۔

ان سب کی کامل صحت یابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عطیہ برائے گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بد گندم کھاتہ نمبر 129-3/4550 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین دفتر جلسہ سالانہ - ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

روسی فوج کا محاصرہ توڑ دیا

چیچنیا میں روسی فوج کی جانب سے جانبازوں کے خلاف کامیابیوں کے تمام تر دعووں کے باوجود جانبازوں نے پہاڑی علاقوں میں خونریز جنگ کے بعد روسی فوج کا محاصرہ توڑ دیا ہے۔ جانبازوں نے کمانڈر خطاب کی شہادت کا روسی دعویٰ بھی مسترد کر دیا ہے۔

روسی حملوں کا اصل نشانہ

کونسل آف یورپ نے چیچنیا کا دورہ ختم کرنے کے بعد چیچنیا میں روسی فوج کے مظالم پر کڑی تنقید کی ہے اور کہا ہے کہ گروزنی شہر بری طرح بلکہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ پورا شہر کھنڈر میں تبدیل ہو چکا ہے۔ نامعلوم تعداد میں شہری ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔ زندہ بچ جانے والے شدید مشکلات کا شکار ہیں۔ ان کے لئے زندگی گذارنا دوبھر ہو چکا ہے۔ روسی حملوں کا اصل نشانہ چیچن عوام ہیں۔

21- بھارتی فوجی ہلاک

کشمیری مجاہدین اور بھارتی فوج میں تصادم کے نتیجہ میں 21 بھارتی فوجی ہلاک اور دو مجاہد شہید ہو گئے ہیں۔ ضلع کپواڑہ میں مجاہدین کے اچانک حملے سے بھارتی فوجی بوکھلاہٹ میں بھاگے اور گولیوں کا نشانہ بن گئے۔ ڈوڈہ میں کئی فوجی چوکیاں تباہ کرنے کے بعد واپس جاتے ہوئے مجاہدین کی گورکھا رجمنٹ سے 8 گھنٹے کی جھڑپ میں شیر جان اور قاسم بٹ نے شہادت حاصل کی۔

چین کی فیکٹری میں دھماکہ

چین کے مشرقی علاقہ کی ایک فیکٹری میں دھماکہ سے 33- افراد جاں بحق اور دس زخمی ہو گئے ہیں۔

8 ہندو زندہ جلا دیئے

بھارتی صوبے کرناٹک میں فرقہ وارانہ تشدد کے نتیجہ میں 8 ہندوؤں کو زندہ جلا دیا گیا ہے۔ ایک شخص کی ہلاکت کے بعد اس کے حامیوں نے مخالفین کے گاؤں پر ہلہ بول دیا۔ مرنے والوں میں ایک عورت بھی شامل ہے۔

مکہ مکرمہ میں مذبح خانہ

عیدالاضحی کے موقع پر مکہ مکرمہ میں دنیا کا سب سے بڑا مذبح خانہ بنایا گیا ہے۔ 125 ملین ڈالر کی لاگت سے تیار ہونے والے مذبح خانہ میں روزانہ دو لاکھ جانوروں کی قربانی کی گنجائش ہے۔ سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ عبداللہ نے "المعظم" مذبح خانہ کا باقاعدہ افتتاح کر دیا ہے۔ جو چار حصوں پر مشتمل ہے۔ جس میں بکرے۔ بھیڑ گائے اور اونٹ کی قربانی کا انتظام کیا گیا ہے۔

اسرائیل کا بائیکاٹ کر دیا جائے

عرب لیگ کے وزراء نے بیروت میں اجلاس کے پہلے دن یہ بیان جاری کیا ہے کہ اسرائیل لبنان پر حملے بند نہ کرے تو اسکا بائیکاٹ کر دیا جائے۔ قیام امن کیلئے اسرائیلی جیلوں میں موجود قیدیوں کی رہائی ضروری ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ عرب لیگ لبنان کی حمایت جاری رکھے گی۔

مظاہرین پر بھارتی فوج کا لاٹھی چارج

سری نگر میں احتجاجی مظاہرین پر بھارتی فوج نے لاٹھی چارج کیا جس سے درجنوں افراد زخمی ہو گئے۔ مظاہرین ایک زیر حراست کشمیری نوجوان کو اذیتیں دے کر شہید کرنے کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔

ارزاں ٹکٹ و سفری انتظامات کیلئے آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی
سلک ویز ٹریول اینڈ ٹورز
گوندل پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد فون 270987 فیکس 277738

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال
زیر نگرانی - پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار - صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر - ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ - گڑھی شاہو - لاہور

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس، کلاک ڈائلز، سنکرز، شیلڈز
اور بہت کچھ جو آپ پرنٹ کرانا چاہیں
ٹاؤن شپ لاہور۔ فون: 5150862
فیکس: 5123862، ای میل knp_pk @ yahoo.com

لاہور میں آپ کا اپنا پرنٹنگ پریس
کمپیوٹرائزڈ ڈیزائننگ سے پرنٹنگ جاب مکمل ہونے تک کی سہولت
سلور لنک پرنٹرز
اعلیٰ کوالٹی پرنٹرز
جدید مشینری سے آراستہ۔ وقت کی بچت کمپیوٹرائزڈ اردو، انگلش، عربی، فارسی کمپوزنگ کی سہولت
کتب، 4 کلر بروشرز، لیٹر پیڈ، وزیٹنگ کارڈز، بل بکس، انوائس فارم، میمورنڈم، شادی کارڈز، کیلنڈرز، ڈائریاں، آفس سٹیشنری وغیرہ کی پرنٹنگ مناسب ریٹ اور بہترین کوالٹی میں کروانے کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے صرف ایک فون پر ہمارا نمائندہ آپ کے پاس حاضر ہوگا۔
343: انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس ریلوے روڈ فون
ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور نزد واپڈا سب ڈویژن آفس رائل پارک لاہور فون / فیکس: 92-42-6369887

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 12 مارچ۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 11 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 28 درجے سنٹی گریڈ
منگل 14۔مارچ۔ غروب آفتاب۔ 6-18
بدھ 15۔مارچ۔ طلوع فجر۔ 4-56
بدھ 15۔مارچ۔ طلوع آفتاب۔ 6-17

ہر دھمکی کا جواب دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ ہماری افواج ملک کے دفاع اور ملک کو درپیش کسی بھی قسم کے خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس حوالے سے افواج پاکستان کسی بھی قسم کی دھمکی یا جارحیت کا جواب دینے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ انہوں نے اوورسیز پاکستانیز سائنس اینڈ ٹیکنالوجی سٹی کی افتتاحی تقریب سے خطاب کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم اسلحہ کی کسی دوڑ میں شریک نہیں ہیں لیکن اپنے دفاع کو ہر لحاظ سے مضبوط بنانے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اقتصادی طور پر مضبوط ملک ہی سے اپنے دفاع کو موثر اور مستحکم کر سکتے ہیں کیونکہ ناقابل تسخیر دفاع ہی ہمارے روشن مستقبل کی ضمانت ہے۔ جس کیلئے ہماری افواج ہر وقت تیار ہیں۔

پاکستان کی جنوبی ایشیا میں کلیدی اہمیت

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ صدر کلنٹن کا دورہ پاکستان اس بات کا غماز ہے کہ پاکستان کو جنوبی ایشیا میں کلیدی اہمیت حاصل ہے اور کشمیر پر پاکستان کا موقف درست ہے۔ سی ٹی بی ٹی پر دستخطوں کا فیصلہ قومی اتفاق رائے سے کیا جائے گا۔ کشمیر بھارت کا حصہ نہیں ہے۔ اسامہ بن لادن کی گرفتاری کے سلسلے میں پاکستان افغانستان پر کسی قسم کا دباؤ نہیں ڈال سکتا چیف ایگزیکٹو نے ان خیالات کا اظہار امریکی جریدے "نیوزویک" کے ساتھ خصوصی انٹرویو میں کیا۔

انٹرپول نے بینظیر اور الطاف حسین کے وارنٹ جاری کر دیئے

قومی احتساب بیورو (نیب) کی درخواست پر بین الاقوامی پولیس انٹرپول نے پاکستان کی سابق وزیراعظم بینظیر بھٹو، ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین اور سٹیل ملز کے سابق چیئرمین سلمان فاروقی سمیت بیرون ملک فرار 30 سرکردہ اہم شخصیات کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے ہیں۔

کنٹرول لائن پر جھڑپیں

کنٹرول لائن پر پاکستان اور بھارت کی فوجوں میں فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔ اس جھڑپ میں ایک بھارتی کیپٹن اور پورٹر ہلاک ہو گیا۔ بھارتی فوج کی فائرنگ کے جواب میں پاکستان نے اڑی سیکٹر میں دو بھارتی چوکیوں کو نشانہ بنایا۔ جس سے بھارتی فوج کو سخت نقصان پہنچا۔ اسی طرح کی جھڑپیں کیرن، کہانہ اور آر ایس پورہ میں بھی ہوئیں۔ اسی طرح وادی نیلم میں بھارتی فوج کی بغیر کسی جواز کے فائرنگ اور گولہ باری سے بارہ سالہ لڑکا شہید اور چار بچے شدید زخمی ہو گئے۔

پاکستان میں سیکیورٹی انتظامات

وفاقی وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ امریکی صدر بل کلنٹن کی پاکستان آمد پر فوج اور سول انتظامیہ مل کر سیکیورٹی کے بھرپور انتظامات کر رہی ہے۔ جس پر امریکی حکومت کے متعلقہ حکام نے اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

قاتل نہ پکڑے گئے تو......

معزول وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ اقبال رعد کے قاتلوں کو حکومت فوری طور پر گرفتار کرے اور اگر انہیں گرفتار نہ کیا گیا تو ہم یہ سمجھیں گے کہ اقبال رعد کے قتل میں حکومت خود ملوث ہے۔

مسلم لیگ کو توڑنے کی کوشش!

راولپنڈی اور ملتان کے بعد صوبائی دارالحکومت لاہور مسلم لیگ ہاؤس میں منعقدہ مسلم لیگ کے کنونشن میں ملکی استحکام سلامتی و بقا کو جمہوری اداروں کی بحالی سے مشروط قرار دیتے ہوئے مقررین نے کہا ہے کہ اگر مسلم لیگ کو مخالفوں نے توڑنے کی کوشش کی تو یہ وفاق پاکستان کے خلاف سازش ہو گی۔

بلدیاتی انتخابات اس سال ہونگے

وفاقی وزیر ماحولیات، لوکل گورنمنٹ و دیہی ترقی عمر اصغر خان نے کہا ہے کہ ضروری اقدامات مکمل کرنے کے بعد بلدیاتی انتخابات اس سال کے آخر میں کرا دیئے جائیں گے۔ انہوں نے صحافیوں سے گفتگو میں وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ بلدیاتی الیکشن نئی انتخابی فہرستوں کی تیاری مکمل ہونے پر کرا دیئے جائیں گے۔ انہوں نے صحافیوں کو آگاہ کیا کہ چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف 23۔مارچ کو یوم پاکستان کے موقع پر قوم سے اپنے خطاب میں بلدیاتی انتخابات کے فریم ورک کا اعلان کریں گے۔

شرح سود کم کی جائے

پنجاب حکومت نے وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ صوبے کے ذمہ 100۔ ارب روپے کے قرضوں پر شرح سود کم کی جائے۔ صوبہ پنجاب سے 17۔ فیصد سے زائد سالانہ کی شرح سے سود کی وصولی کی جا رہی ہے۔

ساڑھے چار گھنٹے کا دورہ

امریکی صدر بل کلنٹن کے مختصر دورہ پاکستان سے پہلے اعلیٰ امریکی عہدیداروں کا پاکستان کے فوجی حکام سے برابر رابطہ ہے۔ وائٹ ہاؤس انتظامیہ کے ایک عہدیدار نے بتایا کہ امریکی صدر کا دورہ پاکستان تقریباً ساڑھے چار گھنٹے کا ہو گا۔ ائرپورٹ کی استقبالیہ تقریب کے بعد وہ ایوان صدر جائیں گے جہاں وہ صدر پاکستان سے رسمی ملاقات کریں گے۔ اس ملاقات میں چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف بھی موجود ہوں گے۔ اپنے دورہ میں امریکی صدر پاکستانی حکام پر زور دیں گے کہ وہ پاکستان میں مذہبی عسکری تنظیموں کی سرگرمیوں کو محدود کرنے کے لئے اقدامات کریں۔

تیل کی قیمتوں میں اضافے کا امکان

وفاقی وزیر خزانہ شوکت عزیز نے کہا ہے کہ آئندہ چند روز میں اوپیک کے ہونے والے اجلاس کے بعد حکومت تیل کی قیمتوں کا جائزہ لے گی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اوپیک کے آئندہ اجلاس میں تیل کی قیمتوں میں کمی کا رجحان پایا جائے گا اور اگر تیل کی قیمتوں میں کمی نہ کی گئی تو حکومت عوام کے مفاد کے پیش نظر کم سے کم اضافہ کرے گی۔

اسلام آباد میں نیا "الیکشن ہاؤس"

معلوم ہوا ہے کہ اسلام آباد میں نیا الیکشن ہاؤس مکمل ہو گیا ہے اور اگلے انتخابات کے تمام انتظامات الیکشن کمیشن اپنے نئے سیکرٹریٹ میں کرے گی۔ الیکشن ہاؤس پر 52ء6 ملین روپے اخراجات میں سے اب تک 48 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

پاکستان میں کوہ پیمائی

پاکستان میں کوہ پیمائی کے لئے بہت زیادہ مواقع موجود ہیں۔ کیونکہ دنیا میں موجود 8 ہزار میٹر سے بلند کل چودہ چوٹیوں میں سے پانچ چوٹیاں پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں موجود ہیں۔ تین طویل ترین پہاڑی سلسلے قراقرم، ہندوکش اور ہمالیہ اسی علاقہ میں پائے جاتے ہیں۔ وزارت سیاحت نے پاکستان میں موجود بلند چوٹیوں کو سر کرنے والے کوہ پیماؤں کے لئے رائلٹی ریٹس مقرر کر دیئے ہیں۔ K-2 کو سر کرنے والے کوہ پیماؤں کو بارہ ہزار ڈالر بطور چارجز ادا کرنا ہوں گے۔ جبکہ ایک ٹیم سات ممبران پر مشتمل ہو گی۔ اضافی ممبر کو مزید 3000 ہزار ڈالر ادا کرنا ہوں گے۔

ہومیو ڈاکٹر منیر احمد عباسی
کیوریٹو میڈیسن سٹور اینڈ کلینک
نزد پوسٹ آفس سکندر پورہ بازار پشاور شہر۔ حضور ایدہ تعالیٰ کی
ہومیو پیتھک کتاب اور 117۔ادویات دستیاب ہیں

باعزت روزگار / خدمت خلق
پرانے "لاعلاج" امراض کا علاج : ہولز موپیتھی
بذریعہ ڈاک یا ٹیوشن سیکھیں۔
ہومیو ڈاکٹر پروفیسر سجاد 31/55 علوم شرقی ربوہ
(04524) 212694

احباب جماعت کیلئے سستا اور معیاری پیکج
4000 روپے میں 8 فٹ ڈش کیساتھ مکمل برائے
احمدیہ چینل حاصل کریں۔
پروپرائٹر : شوکت ریاض قریشی
نواز سیٹلائٹ
فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ
لاہور 5400
فون آفس 042-7351722 رہائش 5865913

ہمارے ہاں جستی روم کولر۔ کوکنگ رینج۔
ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
الفضل الیکٹرونکس
آفس فون 5114822 5118096
کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

احمد ندیم گولڈ سلور ہاؤس
خالص سونے کے جدید ڈیزائنوں میں فینسی
زیورات وکڑے اور چوڑیوں کا بااعتماد مرکز
واپسی پر کاٹ نہیں کاٹی جائے گی۔ اسی طرح سونے کی قیمت بڑھنے سے آپ کے زیورات کی قیمت بھی بڑھتی رہے گی۔ زیورات کی صورت میں سرمایہ کاری کا بہترین موقع خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں۔
دوکان نمبر 15,16 کویت مارکیٹ کوچہ دھوتاں گلی ہٹھیاں
صرافہ بازار رنگ محل لاہور۔ پاکستان۔ فون 7662011

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد ناصر تالاب کلاتھ ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
فون شوروم پتوکی 04942-3171 شوروم ربوہ 04524-510